اوم

ستیہ دھرم اُپدیشکہ بال برہمچارنی جین آچاریا

شریمتی پاربتی جی کی

سوانح عمری

حصّہ اوّل

مُنش ماتر کا جیون سُدھار

روحانی تعلیم کا چشمہ نہایت مفید اور دلچسپ مضامین
کا مجموعہ نیک و بد امور کے تمیز کرنے کی کسوٹی

جسکو

لالہ پنّا لال خلف لالہ رلا رام صاحب آنریری مجسٹریٹ
شہر جالندھر نے لکھا

اور

لالہ پنّا لال خلف لالہ ملکھی شاہ جینی شہر سیالکوٹ نے
سنہ ۱۹۱۵ مطابق شری مہابیر نروان سمت ۲۴۴۲ میں چھپوایا

اطلاع

پیارے صاحبان یہ کتاب جین آچاریا سری سری ۱۰۰۸ سری
مہاستی پاربتی جی مہاراج کے چترماسہ سمت ۱۹۷۱ شہر سیالکوٹ کی یادگار
ونیز بوجہ شریمتی دھن دیوی جی و شریمتی پنا دیوی جی جو اعلےٰ خاندان
شہر سیالکوٹ کی ہیں۔ انکو ویراگ ہو کر تارک الدنیا ہونیکی خواہش پر
پنا لعل خلف لالہ ملکھی شاہ بھابڑہ شہر سیالکوٹ نے ستیہ دہرم کے پرچار
کیلئے بطور نمونہ چھپوا کر شائع کی ہے۔ ہر سکرٹری صاحب جین سبھا و دیگر
صاحبان سے پرارتھنا ہے۔ کہ یہ کتابیں خرید کر ہر مذہب والوں کی خدمت
میں بطور تحفہ پیش کریں تاکہ وہ صاحبان بھی ستیہ استیہ دہرم کی پہچان
کر کے اپنا جیون سُدھارین قیمت فی کتاب ۱۲ ار پچیس ۲۵ جلد کے
خریداروں کو ۔ ۔ ۔ کمیشن دیا جاویگا۔

کتابوں کے

ملنے کا پتہ

(۱) لالہ ملکھی شاہ پنا لعل بھابڑہ سیالکوٹ شہر

(۲) لالہ نہال چند دیال چند تاجران کتب جالندھر شہر

حمیدیہ سٹیم پریس لاہور باہتمام بابو نظام الدین صاحب مینجر مستاجر کے چھپا۔

دیباچہ

اوم اسی آؤ سائمنہ

مبارک ہے۔ یہ بھارت کھنڈ کی آریہ دیش بھومی۔ کہ جس میں ہزارہا مہان پُرش ہو چکے ہیں۔ جن میں سے کئی ایک کے جیون چرتر بھی موجود ہیں جن سے ہم کو بڑے بڑے اعلےٰ دھارمیک سبق ملتے ہیں۔ اور ان سے آتما کا اُدھار ہوتا ہے۔ اور یہ بھی خوشی کی بات ہے۔ کہ زمانہ حال میں ہم ملک معظم شہنشاہ ہند حضور جارج پنجم کی زیر سایہ امن آسائش سے زندگی بسر کرتے ہیں اور قسم قسم کی کتب کے مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ نیز کتابیں پرگٹ کرنے کیلئے۔ چھاپہ خانہ موجود ہیں۔ جس سے مصنفوں و مولفوں کے دل کتابیں لکھنے کی طرف زیادہ رجوع ہوتے ہیں۔ ہمیں بھی لازم ہے۔ کہ ایسے زمانہ میں بذریعہ کتب کسی دھرماتما بھگت جن نیک اصحاب کا جیون پرگٹ کریں۔ جس سے آتمک لابھ ہو۔ جیسا کسی کوی نے بھی دوہا کہا ہے۔ دوہا

کیا تو جننی بھگت جن کیا داتا کیا سور۔ نہیں تو بانجھا ہی بھلی کاہے گنواوے نور

اسکا مطلب یہ ہے۔ کہ ماتا اگر سنتان کا جنم دے۔ تو ایسی سنتان ہو۔ کہ یا تو وہ پرماتما کی بھگت ہو یا داتا ہو۔ یا سورما ہو۔ ورنہ بانجھ ہی بھلی ہے۔ اپنا نور بھی کیوں گنواوے۔ کیونکہ نالائق اولاد باپ دادا کا نیک نام بھی خاک میں ملا دیتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنی ماتا کے جنم دینے کو سپھل ثابت کرے۔ یعنی ان تینوں صفات سے موصوف ہو۔ مگر ان تینوں صفات کا صاحب بننا کوئی آسان بات نہیں ہے

بلکہ نہایت مشکل ہے۔ اسلئے عقلمند آدمی کو چاہئے۔ کہ ان تینوں صفات
کے طرقیات میں کوشش کرے سب سے اول طریقہ یہ ہے۔ کہ جو مہان پرش
ان تینوں صفات سے موصوف تھے۔ اور ہیں انکی سوانح عمریاں۔ چرتر۔ لائف
جیون برتانت۔ جیون گذشت وغیرہ کا نہایت غور سے مطالعہ کرے اور سوچے
کہ کسطرح اس مہان پرش نے اپنے جیون کو سدھارا یعنی پوتر اور نیک بنایا۔ سوانح عمری
کا مطالعہ ایک معمولی مطالعہ نہیں ہے بلکہ بیشمار فوائد کو پہنچانیوالا ہے۔ مہان پرش
کی سوانح عمری کا مطالعہ اسقدر طاقت رکھتا ہے۔ کہ پڑھنے والے کی طبیعت خودبخود
نیک صفات کی طرف راغب ہوجاتی ہے۔ اور جہان پد کو حاصل کرنے کی لائق ہو سکتا ہے
سوانح عمری کے بے بہا مطالعہ سے دینیاوی و دینوی دونوں قسم کے سبق ملتے ہیں
اور سوانح عمری کا مطالعہ زندگی کے سدھار کا پہلا درجہ ہے اسلئے مہان پرش
کی سوانح عمری کا مطالعہ ازبس ضروری ہے

نہایت ہی خوشی کا مقام ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جسکو کہ کلوکال کے بڑے ہی بھیانک
دڈراونے نام سے پکارا جاتا ہے۔ اسمیں بھی لاثانی عالمہ ستیہ دھرم اُپدیشکہ۔ گیان
امرت کے برسانے والیں سیرم م پکارکہ۔ بھگت پد۔ داتار پد۔ اور سور پد کی
دہار کو جین آچاریا بال برہمچارنی شری شری ۸۰۰ اجیا ستنی شرمتی پاربتی جی کا
جیون اس بھارت بھومی کو پوتر کر رہا ہے۔ اور بھارت ورش کے پرشوں اور استریوں
ہردوں کو ستیہ گیان کی بارش سے موکھش کے یوگ کر رہا ہے آپکی بھگتی
کا بیان قلمبند کرنا محال ہے۔ آپنے اوایل عمر سے ہی اپنا جیون پرمیشور ارپن کیا ہوا ہے
آپکا وہار پد تو جگت پرسدھ ہے۔ آپ راجاؤں سے لیکر غریب آدمیوں تک بلا کسی تمیز
بھو سنانہ یا خواہش ستیہ گیان جیسے بے بہا امرت کا ہر روز دان کرتی ہیں اور سور پد
کا ذکر کرنا احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ آپ بال اوستھا سے تپست تپسان ایمان آدی تپ

کٹھن برتی سنجم کا سادھن کرتی ہیں۔ اور استری ہو کر پرش و استریوں کی سبھا میں
لادھڑک جنند ربھا کھت ستیہ گیان کا اس سورستا سے پرکاش کرتی ہیں۔ کہ سامعین
دشر و تاجن عش عش کر لوگ پڑتو ہیں اور آپکو بچن کی سورستائی کی داد بھرتے ہیں
بہت سے کویوں نے آپکی تعریف بھجنوں میں بھی کی ہے۔ ایک کوی کے بھجن کا ایک مصرعہ آج
تحریر کرتا ہوں۔ مصرعہ۔ چونکی پر بھٹیاں کو دیکھو جیسے سنگھ سندھور سنو۔ یعنی جب آپ
چونکی پر دیا کھان فرمانیکیلئے تشریف فرما ہوتے ہیں۔ تو آپکی سورستائی مانند سنگھ سندھور
یعنی شیر ببر کی ہوتی ہے بیشک بیشک اسمیں کچھ شک نہیں۔ اگر اس سے بھی زیادہ اپمائی دی جائے
تو بجا ہے اس سنجم دو کھم کال میں آپنے سچے سکھ کو پراپت کیا ہے۔ اور بھوجیوں کو سچا سکھ پراپت
کرنیکا طریقہ ایک ایسا سلیس۔ دلکش۔ موثر اور سرد لعزیز لحظہ میں فرماتی ہیں۔ کہ جس نے آجتک
کئی ایک نیک پرشوں اور بہت سی استریوں نے دنیاوی عیش و آرام اور موہ کو چھوڑ کر اپنی تمام زندگی
پرشو دھا اپن کر دی ہے۔ بہت سے پرش و استریوں نے گرہست میں رہکر دھرم دھارن کیا ہے
بہت لوگ کو مارگ سو بھائی پا کر سوماگ میں لگ گئے ہیں یہانتک کہ کئی قصائیوں اور جنگیوں جیسے
نردیے پرشوں کے ہردے بھی ملایم کر دیئے ہیں۔ بہت لوگوں نے ہنسا تیاگا چوری شکار
مدمانس بھکشن۔ وغیرہ کو تیاگ گئے ہیں پھر آپنے آپنے نیک و اعلیٰ خیالات کو کئی ایک تصانیف
کے ذریعہ بھی روشن فرمایا ہے جنکی فہرست آپکو اسی کتاب میں ملیگی۔ غرضکہ آپکے پوتر اپدیشوں
سے بیشمار فواید اس بھارت بھومی میں پرش و استریوں کو حاصل ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں
جن جرایم کے انسداد کیلئے ہماری برٹش گورنمنٹ نے اپنی رعایا کی حفاظت و امن و آسائش کیلئے
ہزارہا نوکر و افسر زرکثیر کے خرچ سے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ آپ اُن جرایم کا کھنڈن آپنے اپدیشوں سے
ایسے موثر و دلگ بھرے الفاظ میں کرتی ہیں۔ کہ سینکڑوں نہیں بلکہ ہزارہا پرشوں نے قطعی انکو چھوڑ دیا
بلکہ آپکے اپدیشوں میں وہ فوقیت ہے۔ کہ جس شخص نے آپسے کسی خیال کا تیاگ کیا ہے۔ اس
کرتو کو جیکر کرنا تو در کنار بلکہ وہ اُنہی کرتو سے من کو بھی روکتا ہے۔ مبارک ہے بید ویش۔ اور
مبارک ہے آپکا خاندان کہ جسمیں آپ جیسی سرشٹ استری پیدا ہوئیں